بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

329

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم چہارشنبہ

ترسیل زر و انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر

نمبر ۲۸۶	۹ ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء	۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ	۹ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش	جلد ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ فتح ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے متعلق ساڑھے چھ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی پاؤں میں درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی اب بخار سے آرام ہے۔ ثم الحمد للہ۔

جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کو انفلوئنزا کا شدید حملہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہے۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ ذوالقعدہ ۱۳۶۱ھ

بیورج سکیم اور مسئلہ زکوٰۃ

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

اگرچہ ابھی جنگ جاری ہے۔ اور غالباً کچھ عرصہ اور جاری رہے گی۔ لیکن اتحادیوں کی فتح کے آثار روز بروز نمایاں ہو رہے ہیں اور اس کے ساتھ اتحادی مدبر دنیا کی تعمیر نو کی تجاویز پر غور کر رہے ہیں۔ اور نئے نئے نقشے پیش ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آج کل ایک سکیم کا بہت چرچا ہے۔ جو سر ولیم بیورج کے افکار کا نتیجہ ہے یہ سکیم انہوں نے حکومت برطانیہ کے کہنے پر تیار کی ہے۔ اور اہل برطانیہ کی اس کے ساتھ دلچسپی کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس کی اشاعت کے تین گھنٹہ بعد تک اس کی ستر ہزار کاپیاں فروخت ہو گئیں۔ ملک کی قریباً جملہ پارٹیوں نے اس کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے۔ امریکن پریس نے بھی اسے بنظر استحسان دیکھا ہے۔ اس سکیم کا لب لباب یہ ہے۔ کہ جنگ کے بعد ایسا انتظام کیا جائے گا کہ برطانیہ میں ہر فرد خواہ مرد ہو۔ یا عورت کھانے کو کمی نہ رہے۔ ملک بھر میں کوئی بھوکا اور ننگا نہ رہے گا۔ ہر ایک کی ضروریات کے لئے کم سے کم ایک معیار مقرر کر دیا جائے گا۔ جسے پورا کرنا

حکومت کے فرائض میں داخل سمجھا جائیگا اور اس کا اہم جزو یہ ہے۔ کہ حکومت کی طرف سے اس کے ماتحت حاجتمندوں اور غریبوں کو جو امداد دی جائے گی۔ وہ خیرات نہ ہوگی۔ بلکہ ان کا ایک حق ہوگا جسے ادا کرنے کی ذمہ وار حکومت ہوگی۔ لیکن یہ بھی نہ ہوگا۔ کہ کوئی شخص بے کار رہتے ہوئے اپنی ضروریات حکومت کی امداد سے پوری کرے گا۔ بلکہ ہر ایک کو اپنی اہلیت و استعداد کے مطابق کام کرنا ہوگا۔ اس سکیم کو عملی صورت دینے کے لئے روپیہ انشورنس کے طریق پر حاصل کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ سکیم ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اور اس میں کوئی خامی نہیں کئی پہلوؤں کے لحاظ سے یہ اصلاح طلب ہے۔ اور اس کے کئی پہلو ایسے ہیں جنہیں اسلامی نقطۂ نگاہ سے جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تاہم انصاف کی نگاہ سے اگر دیکھا جائے۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ یہ سکیم اس کے قریب قریب ضرور پہنچتی ہے۔ جو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل عرب کے ایک اُمّی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کی تھی۔ اس سکیم کے نقائص کے باوجود اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس کے خدوخال اسلام کے مسئلہ زکوٰۃ سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ پہلا نقش گو بعض پہلوؤں کے لحاظ سے مختلف ہے لیکن تجربہ کے بعد امید ہے۔ اس کی خامیاں دُور ہو کر یکسانیت پیدا ہو جائے۔ سب سے پہلے اسلام نے دنیا کو یہ سبق دیا کہ ہر شخص کے لئے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کرنا حکومت کے ذمہ ہے۔ اور اس غرض کے لئے زکوٰۃ کے ذریعہ فنڈ مہیا کرنے کا حکم دیا۔ جو امراء سے ایک معین شرح کے مطابق وصول کر کے غرباء پر خرچ کی جاتی ہے اور پھر سب سے پہلے اسلام ہی نے انسان کو تعلیم دی کہ یہ امداد جو امراء سے حاصل کر کے غرباء کو دی جائے۔ خیرات متصوّر نہ ہو۔ بلکہ غرباء کا ایک حق تسلیم کیا جائے۔ جس کا انہیں دلانا حکومت کا فرض ہو۔ آج بیورج سکیم کی تعریف میں لوگ رطب اللسان ہیں۔ اور اس پر واہ واہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کوئی نہیں جانتا۔ کہ علمی معراج کے زمانہ میں آج جو ایک تازہ سکیم دنیا کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ اپنی جامعیت اور نتائج کی دُور رسی کے اعتبار سے اس کی نسبت کہیں زیادہ بہتر اور مکمل سکیم ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ساڑھے تیرہ سو سال قبل پیش فرما چکے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ برطانیہ نے زکوٰۃ کے سسٹم کو اپنے نظام حکومت میں شامل کر لیا ہے لیکن اس سے بھی تو کوئی منصف مزاج انکار نہیں کر سکتا۔ کہ ایسی باتوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قول کی صداقت صاف جھلک رہی ہے۔ کہ سے

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہ اسلام یا اس کے کسی بھی جزو کو قبول کرنا نہیں۔ لیکن احرار یورپ کے مزاج کے اسلامی رستہ کی طرف آنے کی تو ایک بین دلیل ضرور ہے۔ ایک گذشتہ پرچہ میں اہل برطانیہ میں ایک سے زیادہ شادیوں کے رواج کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ اور اسے بھی اس کے ساتھ ملا کر دیکھا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تصدیق اور بھی نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ آج دنیا میں مسلمان ہر جگہ شکست خوردہ ذہنیت کا شکار ہیں۔ وہ کبھی یہ خیال ہی نہیں کرتے۔ کہ دنیا میں اسلامی نظام قائم ہوگا اور مذہب اسلام تمام ادیان پر غالب آجائے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ آپ نے مسلمانوں کے مُردہ قلوب میں اپنی ایمانی حرارت اور قوت قدسیہ کے طفیل زندگی کی امید پیدا کی اور پھر ایک ایسی فعال جماعت بھی کھڑی کر دی۔ جو ظاہری لحاظ سے بھی اس غلبہ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے اور اگر ایسی باتیں دُوسرے مسلمانوں کے لئے نہیں۔ تو جماعت احمدیہ کے لئے تو ضرور ازدیاد ایمان کا موجب ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ باتیں ان کی ذمہ واریوں میں بھی بہت اضافہ کرنے والی ہیں۔ کیونکہ ان سے وہ تڑپ اور وہ پیاس ظاہر ہوتی ہے۔ جو مغربی یورپ کے دلوں میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال نہم کے سلسلہ میں شاندار قربانیوں کی چند مثالیں

خان بہادر محمد دلاور خان صاحب پشاور سے لکھتے ہیں۔

جس دن میں نے حضور کا اعلان متعلق تحریک جدید سال نہم پڑھا۔ تو اس وقت میرے دل میں خیال آیا۔ کہ تم پچھلے سال دو صد روپیہ دیا تھا۔ اس سال تین صد روپیہ دینا چاہیئے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ یہ رقم تھوڑی ہے۔ پھر تین صد سے ساڑھے تین صد روپیہ کا میں نے اعلان کیا لیکن دل میں یہی کہتا رہا۔ کہ یہ رقم بھی تھوڑی ہے۔ پھر سہ بارہ میں نے لکھوا دیا۔ کہ اچھا ساڑھے تین صد کی بجائے پانچ صد کرا دو۔ چنانچہ میں نے پانچ صد روپیہ لکھوا دیا۔ شیطان نے کہا کہ بس کرو یہ کافی ہے چنانچہ آج خطبہ کے وقت شیطان اور میرے قلب کی خوب کشمکش رہی۔ پھر میں نے شیطان کیطرف دل میں مخاطب ہو کر کہا۔ کہ تم پچھلے نو سال کے اندر اندر تھوڑی بہت رقم جو میں نے دی ہے۔ اس میں میری بیوی شامل نہیں۔ اور میں جانتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی راہ میں دینے کے لئے ہر طرح سے تیار ہے۔ شیخ منظور الدین صاحب حضور کا خطبہ سال نہم سنا رہے تھے۔ ادھر شیطان کے ساتھ میرے دل میں کشمکش چل رہی تھی۔ آخر کار میں نے کہا۔ جو کچھ بھی ہو۔ میں کم از کم اپنی بیوی کی طرف سے ایک ہزار روپیہ دوں گا۔ چنانچہ ایک ہزار کا اپنی بیوی کیطرف سے بھی میں نے اعلان کیا۔ کم از کم اس قدر فتح تو مجھے خدا تعالیٰ نے شیطان پر حاصل فرمائی۔ اور انشاءاللہ دوسرے سال بعید نہیں۔ کہ مولا کریم ہمیں اس کے وساوس کے برخلاف نمایاں فتح عطا فرمائے۔ حضور سے یہ بھی استدعا ہے کہ ہم سب کے لئے دُعا فرمائیں۔ کہ ہم احمدیت کے بہترین خدمت گزار بن جائیں۔ آمین

حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے پندرہ سو روپیہ کی منظوری عطا فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء اپنی قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ خان صاحب کی اس قربانی کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔

رسالدار میجر محمد یعقوب خان صاحب میرٹھ نے گزشتہ سال دو سو روپیہ جنوری میں ہی ادا فرمایا تھا سال نہم کے لئے آپ اسے دو چند کر کے چار سو روپیہ دینگے۔ جو ان کی ایک ماہ کی آمد سے ڈبل ہے۔

ملک عبدالرحمٰن صاحب قصور نے گزشتہ سال ۳۷۵ روپیہ پیش حضور کئے تھے۔ اور سال نہم کے لئے خطبہ سنتے ہی ۴۵۰ سال نہم کا اور ۵۰ تبلیغ خاص کے نقد پیش کئے۔

جماعت لکھنؤ کی ۹۴۵ روپے کی فہرست حضور کے پیش ہوئی۔ جو حیثیت جماعت گزشتہ سال سے بیس فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے۔

مکرمی جناب ضیاء اللہ صاحب نے گزشتہ سال ۱۲۰ روپے دیئے تھے۔ مگر سال نہم کے لئے ۲۵۰ کا وعدہ ہے۔ جو ڈبل سے بھی زیادہ ہے۔

مکرمی شیخ عبدالغنی صاحب چیف گڈز کلرک ریٹائرڈ ہیں۔ آپ نے اپنی ملازمت والی قربانی پر اضافہ کر کے ۵۲۵ کا وعدہ فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء

سید زین العابدین صاحب سیکرٹری مال منصوری نے سال ہشتم میں ۳۰ روپے دیئے تھے۔ سال نہم کا خطبہ پڑھنے پر آپ نے اس سال کا چندہ ۱۰۰ دینے کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہی ہے۔

مکرمی نواب چوہدری محمد الدین صاحب نے بارہ سو پچاس روپے کی رقم حضور کے پیش کی تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ غلطی سے ۲۵۰ چھپ گئی۔ دراصل ۱۲۵۰ روپیہ ادا ہوا ہے۔

مولوی عبدالاحد خان صاحب افغان جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خادم ہیں۔ انہوں نے باوجود قلیل ترین آمد ماہوار رکھنے کے اپنی ایک ماہ کی آمد سے زیادہ ہر سال اضافہ کے ساتھ چندہ ادا کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ سال نہم میں ۶/۸ روپے دے چکے ہیں۔ اور سال دہم کے بھی ۷ روپے داخل فرما چکے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”وہ جن کی دو دو سو روپیہ تنخواہ ہے مگر انہوں نے صرف دس بیس روپیہ چندہ دیا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے وقت ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کریں“

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری فوج کے سپاہیو! خدا کا موعود خلیفہ آواز دے رہا ہے۔ کہ اے مومنو آؤ اور اللہ تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہونچانے کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو۔ تا اس کی رضا اور خوشنودی کے حاصل کرنے والے بن جاؤ۔ اپنے امام کے حضور وہ قربانی کا نمونہ پیش کرو۔ جو ایک مخلص مومن کی شان کے شایاں ہے۔ ہر وہ شخص جس کا چندہ کم ہے۔ وہ سال نہم میں کم از کم اتنا اضافہ کرے۔ جو اس کی ایک ماہ کی آمد سے بڑھ جائے۔ ہر جماعت یہ بھی کوشش کرے۔ کہ جہاں اس کا وعدہ نمایاں ترقی کے ساتھ ہو۔ وہاں ان کی جماعت کے وعدوں کی فہرست بہرحال ۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء سے قبل مرکز میں داخل ہو جائے۔ تا آپ کا نام اچھا کام کرنے کی وجہ سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش ہو جائے۔

حیدرآباد دکن کی جماعت جو ایک بڑی جماعت ہے۔ اس نے ہفتہ عشرہ کے اندر سال گزشتہ سے اضافہ کے ساتھ پہلی فہرست ارسال کر دی ہے۔ اور دوسری فہرست بھیجکر اسے مکمل کر دیں گے پس ہر جماعت کا کارکن اگر مستعدی سے کام کرے تو بہرحال ۲۵ دسمبر تک فہرست پیش کر کے سابقون میں بھی آسکتا۔ اور اپنا نام حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کے پیش کرا سکتا ہے۔ تا حضور خوش ہو کر اس کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کی تاریخیں

اس سال سرکاری دفاتر میں تعطیلات کم ہو جانے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) مقرر کی گئی ہیں۔

احباب ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اور اپنے ساتھ غیر احمدی اور غیر مسلم دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اخبار احمدیہ

ولادت:۔ ۶ دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے مجھے دُوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ ناظرین ”الفضل“ سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد اسلم پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (۲) خاکسار کے ہاں ۲۲ نومبر ۱۹۴۳ء لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلمہ بیگم نام تجویز فرمایا۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ درازیٔ عمر عطا فرمائے۔ اور خادمہ دین بنائے۔ خاکسار محمد رمضان قادیان

دُعائے نعم البدل:۔ میرا لڑکا محمد جمال بعمر دس ماہ بعارضہ تپ و مبارکی قریباً ایک مہینہ بیمار رہ کر ۲۴ نومبر ۱۹۴۳ء کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ہمارے لئے صبر و نعم البدل کی دُعا فرمائیں۔ خاکسار محمد امیر ازبھا کا بھٹیاں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک نایاب مکتوب

پنڈت لیکھرام کے قتل کے بعد جب آریہ سماج کی طرف یہ شور مچایا جانے لگا۔ کہ یہ قتل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سازش کا نتیجہ ہے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں آریوں کو دعوت دی۔ کہ اگر تمہیں اس افتراء پر اصرار ہے۔ تو مؤکد بعذاب قسم کھائیں۔ اس پر تین چار آریہ صاحبان قسم کھانے پر آمادہ ہوئے جن میں سے ایک پنڈت حکیم سنت رام آریہ مسافر اپدیشک آریہ سماج تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے ایک خط کے جواب میں ان کو مندرجہ ذیل مکتوب لکھا تھا۔ جو ابھی تک احمدیہ لٹریچر میں شائع نہیں ہوا۔ لیکن حکیم سنت رام مذکور نے اپنے ایک رسالہ مسمی ازالہ اوہام احمدیہ حصہ اول کے ضمیمہ صٹ پر درج کیا ہے۔ جہاں سے ہم اسے نقل کر کے شائع کر رہے ہیں۔ خاکسار ملک فضل حسین۔ احمدی۔ مہاجر

مشفقی حکیم سنت رام صاحب۔ بعد ماوجب آپ کا رجسٹری شدہ خط پہونچا۔ آپ نے اگر میرے اشتہار کے منشاء کے موافق قسم کھانے کا ارادہ کیا ہے۔ تو نہایت عمدہ بات ہے۔ یقین ہے۔ کہ اس سے اصولوں پر بہت روشنی پڑے گی۔ اس کام میں کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ آپ مفصلہ ذیل اقرار نامہ مؤکد بحلف دس معزز آریہ سماج والوں کی گواہی سے جن میں سے کم سے کم پانچ لاہور کے رہنے والے ہوں بذریعہ اشتہار شائع کر دیں۔ اور پھر قادیان میں آکر حسب منشاء مندرجہ اشتہار کے موافق بالمواجہ بھی قسم کھا لیں۔ تب وہ عہد تبھی ذمہ ہو جائے گا۔ جس کا میں نے اشتہار میں اقرار کیا ہے۔ اور نمونہ اقرار نامہ آپ کی طرف سے ہوگا۔ (جو) یہ ہے میں فلاں بن فلاں قوم فلاں ساکن دیہہ فلاں ضلع فلاں اس وقت اپنے حواس کی قائمی اور پورے ارادہ اور استقلال سے اور پورے یقین کے ساتھ پرمیشور کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ پنڈت لیکھرام مرزا غلام احمد قادیان کی سازش اور مشورہ یا اصلاح یا اُن کے علم اور واقفیت سے جو کسی انسان کی طرف سے ان کو حاصل ہوا ہے قتل ہوا ہے۔ اور یہ پیشگوئی جو خدا کی طرف سے بیان کی جاتی ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر میں اپنے اس بیان میں اس خدا کے نزدیک جھوٹا ہوں۔ جو مجرم اور بے گناہ کو سزا نہیں چھوڑتا۔ تو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ سچا قادر مجھے ایک برس کے اندر موت دے۔ اور وہ موت قتل کے ذریعہ سے نہ ہو بلکہ ہیضہ اور طاعون یا مہلک بیماری و حادثہ یا بجلی گرنے سے۔

تحریر تاریخ۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد۔ گواہ شد

ان خالی مدوں میں دس آریوں کی گواہی ہوگی۔ جب یہ اشتہار شائع کئے جائیں تو کم سے کم ۱۵۰ پرچہ اشتہار کے میری طرف بھی بھیجدیں۔ اور پھر بلا توقف تاریخ اشتہار سے تین دن کے اندر قادیان میں آکر بالمواجہ قسم کھائیں۔ یہ پختہ کارروائی اس لئے ہے۔ کہ تا پیچھے سے لوگ اعتراض نہ کریں۔ کہ کارروائی خفیہ طور پر ہوئی ہے۔ اور ایک سال کی میعاد کم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ الہامی امر ہے میں نے اس غرض سے پہلے ہی جوان اور تندرست آدمی کی قید لگا دی ہے موت خدا کے اختیار میں ہے۔ آپ کا اگر سچا مذہب اور سچ پر قسم کی ہوگی۔ تو پرمیشور ضرور ٹال دے گا۔ اگر نیت نیک ہے۔ تو اب جلدی کرنی چاہیئے فقط

الراقم مرزا غلام احمد۔ قادیان نقل کوند اپچو مورخہ ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء (منقول از ازالہ اوہام احمدیہ حصہ اول مصنفہ حکیم سنت رام آریہ مسافر مطبوعہ ۱۸۹۸ء لاہور)

ٹ۔ یہ تاریخ ۱۵ کی بجائے ۲۶-۲۷ ہوگی۔ غالباً یہاں غلط چھپ گئی ہے۔

ذکرِ حبیب (علیہ السلام)

روایات جناب میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل لاہور

(۱۰)

اس وقت جو گھڑی میرے پاس ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جیب کی گھڑی ہے جو حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد سیدہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے لاہور میں مجھے عنایت فرما دی تھی۔ اس گھڑی کو چلتے ہوئے پچاس برس ہو چکے ہیں۔ آٹھ روز کے بعد اسے ایک دفعہ چابی دینی پڑتی ہے پہلے اس کا کیس چاندی کا تھا۔ میں نے پالش کے لئے میاں فیروز الدین صاحب احمدی کو دیا۔ مگر ان سے وہ کہیں گم ہو گیا موجودہ کیس اور ہے۔ اس گھڑی کی مرمت میں نے اب تک دو بار کروائی ہے۔ ایک دفعہ چودھری عبدالرحیم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین سے اور دوسری دفعہ ایک اور گھڑی ساز سے جس کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ اس نے اس کو دوسرا کیس لگایا تھا۔ اس کی مرمت کے اس نے بارہ روپے مجھ سے لئے تھے اور بیان کیا تھا۔ کہ جب یہ گھڑی نئی خریدی گئی ہوگی۔ تو اس کی قیمت کم از کم تین سو روپیہ ادا کی ہوگی۔

چودھری عبدالرحیم صاحب ابھی غیر احمدی ہی تھے۔ کہ انہوں نے خواب میں دیکھا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھڑی مرمت کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ جب میں نے یہ گھڑی انہیں برائے مرمت دی۔ اور انہوں نے اسے کھولا۔ تو کہنے لگے کہ یہ تو حضرت نبی کریم صلعم کی گھڑی ہے۔ اس کا بالکل وہی نقشہ ہے جو خواب میں مجھے دکھایا گیا تھا۔ اس کے دو سپرنگ ہیں۔

(۱۱)

مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم کو الہاماً منع کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنی خوابیں بیان نہ کریں۔ الہام کے الفاظ لاتقصص رویاک تھے۔ ایک دن وہ صبح کے وقت میرے مکان پر آئے۔ آواز دی۔ عبدالعزیز۔ میں نیچے آیا۔ کہنے لگے یہ خواب نہیں اس لئے سنانے آیا ہوں۔ میں آج صبح کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ میری حالت بدل گئی۔ میں نے (کشف) دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑی تیزی سے تشریف لا رہے ہیں۔ اور آکر میرے پاس کھڑے ہو گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کہاں تشریف لے چلے ہیں۔ فرمایا "مرزا غلام احمد کی حفاظت کے لئے قادیان چلا ہوں" اس کے بعد مرزا ایوب بیگ صاحب نے کہا خدا معلوم آج قادیان میں کیا ہو رہا ہے۔ اسی دن شام کو خبر پہونچی۔ آج پنڈت لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضرت اقدس کے گھر کی تلاشی ہوئی ہے۔

(۱۲)

حضور علیہ السلام جب دہلی سے واپس تشریف لائے۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ میں میرے والد صاحب۔ اور حکیم محمد علی صاحب ہم تینوں لاہور سے امرتسر پہونچے۔ ہم نے روزے رکھے ہوئے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ حضور نے ہمارے روزے کھلوا دیئے تھے۔ دوسرے دن حضور علیہ السلام کا شائع شدہ لیکچر تھا جہاں شیخ غلام محمد صاحب نے

عجب نوریست در جانِ محمد

والی نظم پڑھی تھی۔ اس سے قبل ڈیڑھ پہر حضور علیہ السلام نے مجھ سے اور بابو غلام محمد صاحب سے یہ نظم سنی تھی۔ مگر بابو صاحب کی آواز کو حضور نے زیادہ پسند کیا تھا۔

(۱۳)

سیر کے وقت اکثر لوگ مسائل پوچھتے تھے۔ حضور بیان فرمایا کرتے تھے۔ فجر کی نماز کے بعد آپ تھوڑا سا بیٹھ کر اپنے رویا و الہامات بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد اندر تشریف لے جاتے۔ اور اچھا خاصہ سورج نکل آتا۔ تو قریباً ۸ بجے کے وقت سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ رمضان میں بھی حضور سیر کو جایا کرتے تھے۔ اکثر موجودہ سٹیشن کی

طرف آیا کرتے تھے۔ پہلے احمدیہ چوک میں کھڑے ہو کر مہمانوں کی انتظار فرمایا کرتے تھے۔ پھر حضرت مولوی صاحب کے دروازہ پر کھڑے ہو کر مولوی صاحب کو اطلاع بھجوایا کرتے تھے۔ جس پر حضرت مولوی صاحب فوراً حاضر ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد حضور سیر کے لئے چل پڑتے تھے۔ سیر قریباً تین میل ہُوا کرتی تھی۔ کبھی کبھی حضور نہر کیطرف بھی آتے تھے۔ جب ہم تھک جایا کرتے تھے۔ تو پانچ چار آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر حضور کے آگے چل پڑتے تھے۔ اور چند قدم جا کر واپس قادیان کی طرف چل پڑتے۔ اس پر حضور علیہ السلام بھی واپس ہو لیتے تھے۔ اس کے بعد ہم حضور کے پیچھے آجاتے تھے۔ چونکہ حضور علیہ السلام مسائل بیان فرمارہے ہوتے تھے۔ اس لئے ہم عرض نہیں کرتے تھے۔ کہ حضور واپس چلیں۔ سیر میں بعض اوقات اس قدر گرد اڑتی تھی۔ کہ سر اور مونہہ مٹی سے بھر جاتے تھے۔ حضور اکثر پگڑی کے شملہ کو بائیں طرف سے مونہہ کے آگے رکھ لیا کرتے تھے۔ دائیں ہاتھ میں حضور کے چھڑی ہوتی تھی۔ بعض اوقات لوگوں کے پاؤں سے ٹھوکر کھا کر چھڑی گر جاتی تھی۔ تو حضور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ جب کوئی چھڑی پکڑاتا تھا۔ تو لے لیا کرتے تھے۔ بعض اوقات حضور علیہ السلام کے پاؤں کو بھی ٹھوکر لگ جایا کرتی تھی۔

اگر کسی وقت سیر میں حضور پیشاب کے لئے الگ ہوتے تھے۔ تو بہت دور جا کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ اور ڈھیلا بیٹھ کر ہی لیا کرتے تھے۔ کھڑے ہو کر ہم نے کبھی ایسا کرتے نہیں دیکھا۔ مَیں نے خود کئی دفعہ سیر سے واپس ہونے پر حضور علیہ السلام کے کندھوں سے گرد کو جھاڑا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے گردن کے اوپر سر۔ چہرہ بھوؤں یا بالوں پر گرد نہیں ہوتی تھی۔ جس دن زیادہ تعداد میں مہمان سیر میں ساتھ ہوتے۔ تو اس دن حضور علیہ السلام ہندو بازار سے گزرا کرتے تھے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ حضور کو دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔ اور سلام عرض کیا کرتے تھے۔

وفات سے ایک روز قبل حضور علیہ السلام کے چہرہ پر کچھ غبار تھا۔ جسے میں دیکھ کر بہت حیران ہُوا۔ کیونکہ میں نے پہلے ۱۹ سالہ دور میں کبھی ایسی نہیں دیکھا تھا۔ یہ عصر کا وقت تھا۔ دوسرے دن صبح وفات ہو گئی۔

(۱۴)

سوٹی عموماً حضور علیہ السلام کی نظام آباد کی بنی ہوئی ہوتی تھی۔ سوٹی موٹے بید کی ہوا کرتی تھی۔ اور اوپر دستہ پیچ کا ہوتا تھا مجھے یاد ہے۔ کہ ایک دفعہ ایک شخص دستہ پر حضور علیہ السلام کا نام بھی کندہ کرا کر لایا تھا

(۱۵)

جب حضور علیہ السلام غالباً ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء (سلسلہ ۱۹۰۴ء مرتب) میں اسلام اور دیگر مذاہب کے موضوع پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لائے۔ تو حضور میاں معراج الدین صاحب عمر کے مکان پر ٹھہرے تھے۔ اور حضور علیہ السلام نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کو بھی آٹھ نو دن بعد بلا لیا تھا۔ اور مولوی صاحبان ہمارے مکان میں ٹھہرے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ ہم نے پانی کے لئے مٹی کے کورے مٹکے لا کر رکھے ہوئے تھے۔ باہر سے جو مہمان آتا تھا۔ اہل وعیال سمیت آتا تھا۔ چنانچہ گوجرانوالہ وزیر آباد سیالکوٹ امرتسر وغیرہ سے مہمان بال بچوں سمیت کثرت سے پہنچ گئے تھے۔ مہمانوں کی کثرت کا اندازہ اس طرح لگایا جاسکتا ہے کہ ۳۶ سو روٹی ایک وقت میں پکا کرتی تھی۔ ہمارے گھروں کے سامنے دوکانوں کا بھی ایک بازار لگ گیا تھا۔ تماشائی لوگ ہزاروں کی تعداد میں ہر وقت سامنے کھڑے رہتے تھے۔ مولوی لوگ مجمع میں گالیاں دیتے اور اعتراضات کیا کرتے تھے۔

(۱۶)

ایک دن حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے میری والدہ کے سامنے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ کہ مٹکوں کا پانی پلید ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں سے پانی لے کر عورتیں بچوں کو نہلاتی ہیں۔ اور کئی قسم کے ہاتھ ان میں پڑتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ دیکھو ٹھنڈا کیسا ہے۔ یہ میری والدہ نے مجھے آکر سنایا تھا۔

(۱۷)

مجھے یاد ہے۔ کہ ایک مولوی ہمارے مکان کے سامنے ٹاہلی (شیشم) کے درخت پر چڑھ کر بدزبانی کیا کرتا تھا اس بنا پر اس کا نام ہی مولوی ٹاہلی پڑ گیا تھا۔

(۱۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہی ایام میں ایک دفعہ رات کے بارہ بجے کے قریب مجھے لال ٹین میں مٹی کا تیل لانے کا حکم فرمایا تھا۔ کیونکہ دوسرے دن لیکچر تھا۔ اور حضور کی آنکھیں بھی کچھ دکھتی تھیں۔ میں کنڈے بازار میں نہالا کھتری سے جا کر تیل لایا تھا مجھے یہ بھی یاد ہے۔ کہ اس رات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کے کان میں درد تھی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اے ——— آر ——— پی
اور
حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ضروری ہدایات

چند دن ہوئے مَیں بخاری شریف سے کتاب الفتن پڑھ رہا تھا۔ ایک حدیث پر میں جا کر رُک گیا۔ اور مجھے یوں معلوم ہونے لگا۔ کہ یہ باتیں میں موجودہ زمانہ کی کسی کتاب سے پڑھ رہا ہوں۔ میں حیران تھا۔ کہ یہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل کی باتیں ہیں۔ یا کوئی اے آر پی آفیسر موجودہ ہوائی حملوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہدایات دے رہا ہے۔ آخری زمانہ کے عام فتنوں کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتظہر الفتن ویکثر الھرج۔ (بخاری کتاب الفتن) کہ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے۔ جن کے نتیجہ میں قتل و خونریزی بڑی کثرت سے ہوگی۔ پھر خاص فتنوں کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ستکون فتن القاعد فیھا خیرٌ من القائم والقائم خیرٌ من الماشی والماشی فیھا خیرٌ من الساعی من تشرف لھا تستشرفہ فمن وجد ملجأً او معاذاً فلیعذ بہ (بخاری شریف کتاب الفتن) کہ کئی فتنے ایسے ہونگے۔ جن میں بیٹھ رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص (دور سے) ان کو جھانکے گا۔ وہ ان میں مبتلا ہو جائے گا۔ ایسے وقت جس کسی کو کوئی پناہ گاہ یا بچاؤ کا مقام مل سکے۔ وہ اس میں چلا جائے اور پناہ پکڑے۔

اس حدیث پر غور کریں۔ اور فضائی حملوں کو سامنے رکھیں۔ کہ یہ آسمانی عذاب انہی فتنوں کی ایک شاخ ہے۔ جن کی مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں خبر دی۔ آپ جانتے ہیں کہ ان حملوں کے وقت بیٹھ رہنے والا شخص کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر رہتا ہے۔ اور محفوظ تر وہ جو کسی پناہ گاہ میں چلا جائے۔ یا کوئی اور پناہ کا مقام ڈھونڈھ لے۔ اور باہر جھانکے بھی نہیں۔ ورنہ یہ فتنہ اس کو آدبوچے گا۔ اے۔ آر۔ پی والے آج ہوائی حملوں کے وقت بازاروں میں چلنے پھرتے اور بے تحاشا دوڑتے ہوئے دہشت پھیلانے سے منع کرتے ہیں۔ اور فوراً پناہ گاہوں میں اپنے آپ کو پورے طور پر بند کر دینے کی ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ مخبر صادق رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۳۵۰ برس قبل یہ ہدایات دی تھیں۔ اور مسلمانوں کو ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ اگر عمل نہ کیا تو ہلاکت یقینی ہے۔ مسلمان ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈسا نہیں جاتا۔

رنگون میں لوگ ہوائی حملوں کے وقت پناہ گاہوں میں جانے کی بجائے یا اپنے مکانوں میں بند ہو جانے کی بجائے جوق در جوق گھروں سے نکل ہوائی لڑائیوں کا تماشہ دیکھنے کے لئے گزرگاہوں۔ سڑکوں پر کھڑے ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ کثرت سے ہلاک ہوئے۔ پس لوگوں کو چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ ہدایات پر پوری احتیاط کے ساتھ عمل کریں۔

خاکسار عبدالقادر مولوی فاضل لائلپور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اقرار

۱۹۱۲ء میں اخبار "اہلحدیث" میں "مولوی چکڑالوی اور حدیث نبوی" کے زیر عنوان بعض اعتراضات کے جواب میں چند مضامین شائع ہوئے تھے۔ ان میں "مولوی چکڑالوی" نے حدیث "لو کان موسیٰ حیا لما وسعہ الا اتباعی" پیش کر کے ایک اعتراض یہ کیا تھا کہ:۔ "اس حدیث کے بموجب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا امتی ہونا لازم آئیگا" اس کا اخبار "اہلحدیث" نے جو جواب دیا۔ وہ درج ذیل ہے:۔

"اگر آپ غور کرتے۔ تو یہ مضمون آپ کو قرآن شریف ہی سے مل سکتا تھا۔ غور سے سنو! وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ ۔ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔ (پ ۳ ع ۱۶) (ترجمہ) خدا نے انبیاء سے وعدہ لیا کہ میں نے جو تم کو کتاب اور تہذیب اخلاق دی ہے۔ اس کے بعد کوئی رسول تمہارے پاس آوے۔ جو تمہاری تعلیم کی تصدیق کرتا ہو۔ تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ یہ ہدایت کر کے فرمایا۔ اس پر تم نے اقرار کیا اور میرا وعدہ لیا یا نہیں؟ وہ بولے۔ ہم نے اقرار کیا۔ اور پھر کہا کہ پس تم گواہ رہو۔ میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں یاد رکھو۔ کہ جو کوئی اس وعدہ سے رو گرداں ہوں گے وہی بدراہ ہونگے۔

کہیے! اس آیت کا مطلب یہ نہیں؟ کہ ایک حضرت موسیٰؑ کیا تمام حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سرور کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں زندہ ہوتے۔ تو اس آیت کی ہدایت کے مطابق سب آپ پر ایمان لاتے۔ اور آپ کی امداد کرتے"۔ (اخبار "اہلحدیث امرتسر" ۱۲ جون ۱۹۱۲ء صفحہ ۴)

آیت قرآنیہ اور مندرجہ بالا ترجمہ اور اس کی تشریح سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی دیگر تمام انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ ورنہ اگر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں زندہ ہوتے۔ تو خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے اقرار کے بموجب ضرور ایمان لاتے۔ اور جنگوں وغیرہ میں حضور کی ہر طرح امداد کرتے۔ اور چونکہ ایسا نہیں کیا۔ اس لئے صاف معلوم ہوا کہ جو لوگ انہیں ابتک بجسدہ العنصری زندہ مانتے ہیں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے اس اقرار کو پورا نہ کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح نعوذ باللہ آپ کو "روگردان" اور "بدراہ" مانتے ہیں۔ پس حقیقت بقول "اہلحدیث" یہی ہے کہ تمام انبیاء مع حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے وفات پا چکے ہیں۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل)

دماغی نشوونما کی تکمیل کا زمانہ

دنیا کی مختلف اقوام میں مختلف زمانوں میں جو ہادی یا رہنما خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے رہے ہیں۔ ان کی نسبت عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا کی اصلاح اور رہنمائی کے مرتبہ پر اس وقت کھڑا کیا جب ان کی عمر چالیس سال یا اس سے زیادہ ہو چکی۔ اس کی وجہ عموماً یہی قرار دی جاتی ہے۔ کہ چالیس سال کا زمانہ عمر کا وہ سٹیج ہے۔ جس پر انسانی دماغ کی نشوونما پایۂ تکمیل کو پہونچ جاتی ہے اور انسان کی دماغی طاقتوں میں از خیلی اثرات کم ہو جاتے ہیں۔ اور سکینت سنجیدگی اور وقار کی صفات جو روحانیت کے انوار کو جذب کرنے سے ایک مناسبت رکھتی ہیں بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ کسی مذہبی نقطۂ نگاہ سے نہیں۔ بلکہ صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا ایسی ایجادات یا تصنیفات جنہوں نے دنیا کے دماغ اور خیالات پر اثر ڈالا ہے۔ چالیس سے کم عمر والوں کی کاوش دماغ کا نتیجہ ہیں یا چالیس سال سے زیادہ عمر والوں کی۔ یورپ کے سائنسدانوں نے تحقیقات کی ہے۔ اور اس بورڈ کے سرکردہ ممبروں کی رائے کا اقتباس جو سر ولیم اوسلر بورڈ کے سکرٹری نے انگلینڈ کے مشہور اخبار ٹٹ بٹس کے جون ۱۹۴۲ء کے پرچہ میں شائع کیا ہے درج ذیل ہے۔

"علم کے حصول کی تڑپ کا جذبہ پانچ سال کی عمر سے لے کر ۴۵ سال تک بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔ اور ۴۵ سال کے بعد عام انسانوں میں یہ جذبہ رو بہ تنزل ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ۲۵ سال کی عمر پر یہ خواہش نہایت بلند ہوتی ہے۔ مگر اس وقت بے راہ روی کے خیالات کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور یہ غلبہ ۴۰ اور ۴۵ کے درمیان بالکل کمزور بلکہ نہ ہونے کے برابر ہو جاتا ہے۔

دنیا کی ترقی میں حصہ لینے والوں کے دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ ہے جس نے مادی طور پر دنیا اور اہل دنیا کے آسائش و آرام میں اضافہ کی ہے۔ اور اس میں عموماً ایسے ہی موجد و مصنف ہیں۔ جن کی عمر چالیس سے کم ہے۔ مگر دوسرا گروہ جس نے اہل دنیا کے دلوں میں دماغوں میں اور خیالات میں تبدیلی پیدا کر کے ان کے لطیف جذبات کو بیدار کرنے کی جدوجہد کی ہے۔ وہ وہی ہے جو چالیس سال سے زیادہ عمر والوں پر مشتمل ہے اور ان میں سے بعض نے اپنی دماغی کاوشوں کا نچوڑ تصنیفات کے رنگ میں اس وقت پیش کیا ہے۔ جب وہ اپنی عمر کے آخری منازل طے کر رہے تھے۔ اس بورڈ کی تحقیقات کے ماتحت۔ شاعر ۲۶ سے ۳۰ سال۔ کیمیا دان ۲۹ سے ۳۲ سال۔ کلوں کے موجد ۳۱ سے ۳۵ سال۔ ڈرامائسٹ ۴۰ سے ۴۴ سال اور ریاضی دان ۴۳ سے ۴۸ سال کی عمر میں اپنے اوج پر پہونچتے ہیں۔ اس کے برخلاف دوسرے گروہ کے افراد ۴۰ سال کی عمر میں اپنی بلوغت کا سفر شروع کرتے ہیں چنانچہ جوں جوں وہ سن و سال میں بڑھتے جاتے ہیں۔ ان کے دماغی جواہر ریزے زیادہ صاف اور چمکدار ہوتے جاتے ہیں مثال کے طور پر یورپ کے نامی مصنفوں میں سے ایک گوئٹے ہے۔ جس نے اسی سال کی عمر میں اپنی شہرہ آفاق تصنیف "فاسٹ" مکمل کی۔ مشہور پینٹر مشی لینجیلو نے تصویری زبان میں "آخری فیصلہ" ۶۰ سال کی عمر میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ہندوستان کے مشہور ادیب مسٹر ٹیگور نے ۵۲ سال کی عمر میں نوبل پرائز حاصل کیا۔ اور ۷۳ سال کی عمر میں مناظر قدرت کو نئے رنگ میں پیش کرنے کی بنیاد ڈالی"۔

وقت آ رہا ہے کہ دنیا کے اہل دانش اپنے تجارب اور تحقیقات کے نتیجہ میں اس بات پر ایمان لانے پر مجبور ہونگے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء اور رسل پر اوامر و نواہی کے احکامات نازل کرنے کیلئے بالعموم چالیس سال کی جو عمر رکھی ہے وہ عین فطرت کے مطابق ہے۔ خاکسار مرزا عطاء اللہ

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوائی ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ پچاس قرص ۹ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الحرکۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

رپورٹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء

البشریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں البشریٰ کے دو نمبر (۷ و ۸) شائع کئے گئے۔ جن میں مندرجہ ذیل مقالات شائع کئے گئے۔ (۱) معارف القرآن (۲) الدعوۃ الی الاسلام (۳) نداء المنادی (۴) نفحات قدسیہ۔

پریس اور اخباری کاغذ کا مسئلہ آجکل ہر جگہ خاص شکل اختیار کر چکا ہے۔ ماہ ستمبر کے آخر میں پہلے لائسنس جو حکومت کی طرف سے دسمبر تک کے لئے جاری کئے گئے تھے۔ منسوخ کر دیئے گئے۔ اور نئے لائسنسوں کے حصول کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں جس پر ایک لمبی خط و کتابت کے بعد دوبارہ اخبار پریس البشریٰ اور دیگر احمدیہ لٹریچر شائع کرنے کے لئے لائسنس حاصل کیا گیا۔ اس لئے بوجہ مجبوری رسالہ بعد از وقت شائع کیا جا سکا۔

رسالہ کا پانچواں اور چھٹا نمبر جس میں ازہر مصر کا فتویٰ دربارہ وفات مسیح پر ایک مقالہ شائع کیا گیا تھا۔ اس کیلئے جماعتوں اور احباب کی طرف سے کثرت سے آرڈر موصول ہوئے۔ اور یہ نمبر ختم ہو گیا۔ اب یہ مضمون ایک پمفلٹ کی صورت میں چار ہزار کی تعداد میں طبع کیا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ چند ایام تک تیار ہو جائیگا۔

تعلیم و تربیت

حیفا اور کبابیر میں باقاعدہ ہفتہ واری اجلاس ہوتے رہے۔ حیفا میں تفسیر کبیر کے درس سے اب سورۂ کہف کی تفسیر قریب الاختتام ہے۔ چار خطبہ ہائے جمعہ پڑھے گئے جس میں روزہ کے متعلق جملہ مسائل پر روشنی ڈالی گئی۔ اور جماعت کو رمضان المبارک کے ایام سے خاص طور پر فائدہ اٹھانے کی تلقین کی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تین خطبات کا ترجمہ کر کے احباب کو سنایا گیا۔ حضرت کا خطبہ فرمودہ ۲۶ رجون جو The way to Victory کے نام سے موسوم ہوا۔ اور جس میں حضور نے اپنا رؤیا لیبیا اور مصر کے متعلق بیان فرمایا۔ اور اماکن مقدسہ کے محفوظ و مامون رہنے کے متعلق دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ وہ یہاں ستمبر میں پہنچا۔ اور انہی دنوں میں ترجمہ کر کے احباب کو سنایا گیا۔ ان دنوں محوری اسکندریہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ اور علمین میں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے۔ مگر حضور کی دعا کے بعد اب حالات نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ حضور کی دعا کی قبولیت ظاہر ہو رہی ہے۔ اس خطبہ کو سنکر اور اب محوریوں کے پسپا ہو کر مصر سے نکل جانے پر مخلصین سلسلہ کے ایمان میں جسقدر زیادتی ہوئی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

زائرین دار التبلیغ و ملاقاتیں

ماہ ہذا میں ۲۵ اشخاص احمدیہ دار التبلیغ میں تشریف لائے جن میں سے تین ہندوستانی احمدی بھائی خانصاحب عبدالکریم یوسف زئی۔ برادر عبدالغنی صاحب رشدی۔ و برادرم محمود احمد صاحب قریشی تھے۔ بقیہ اصحاب عرب ہنود اور یہود میں سے تھے۔ ان کے علاوہ خاکسار نے قریباً بیس معزز عرب اصحاب کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے دعوت سلسلہ سے آگاہ کیا۔

اشتہارات و تقسیم لٹریچر و خط و کتابت

ایک چھ صفحہ پر مشتمل اشتہار "نداء المنادی مکہ۔ رسالۃ المسیح المحمدی الی العالم الاسلامی" کے نام سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "التبلیغ" سے مرتب کر کے ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ اور بذریعہ ڈاک جماعتوں کو بھیجا گیا۔

علاوہ ازیں ۲۰۰ کے قریب دیگر اشتہارات و کتب انگریزی و اردو و البشریٰ کے نمبر بذریعہ ڈاک۔ ہندوستانی احمدی احباب مقیم شرق اوسط کو ان کے طلب کرنے پر بھیجے گئے۔ اور ۳۲ خطوط لکھ کر باہر ارسال کئے گئے۔

نو مبائعین

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے دو احباب کو بیعت کر کے داخل سلسلہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ بالآخر درخواست دعا پر اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار محمد شریف

انچارج احمدیہ دار التبلیغ۔ حیفا

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کیلئے درخواست دعا

محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت الحاج جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اپنے خط مورخہ ۳۰ر نبوت ۱۳۲۱ھش میں لکھتی ہیں۔ کہ

مکرمی جناب منیجر صاحب

۲۹ر نبوت یوم تبلیغ کو میرے مکرم و محترم والد صاحب تبلیغ کے لئے صبح نو بجے گھر سے روانہ ہوئے۔ حیدر آباد میں ایک پل کے قریب ان کو ایک حادثہ پیش آیا۔ جس میں خداوند کریم نے انکو بال بال بچا لیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ گھر آکر پیارے والد صاحب کہنے لگے۔ آج قریب تھا۔ کہ میں شہادت کا درجہ پا لیتا۔ مگر خدا تعالیٰ نے فضل سے اور مہلت عطا فرمائی ہے۔

یہ اس رحمان و رحیم کا ہم پر رحم تھا۔ کہ اس نے ہم کو ایسے دردناک حادثہ سے بچایا۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور لاکھ لاکھ سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔ میں اس خوشی اور شکرانہ میں دس روپے الفضل کی امداد کے لئے روانہ کرتی ہوں۔

میں تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں درخواست کرتی ہوں۔ کہ براہ مہربانی میرے بزرگ والدین کے لئے بہت دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت و تندرستی کے ساتھ اپنے فضل و رحم کے سایہ میں رکھے۔ اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

زینب حسن بنت الحاج سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد

آپنے مبلغ کی اعانت کیلئے بھی دس روپیہ کی رقم ارسال فرمائی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب اور آپکے تمام خاندان کو اپنے سایہ رحمت میں رکھے۔ خاکسار منیجر الفضل

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ بس اصل بات تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گذشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج "اکسیر شباب" ہے۔

اکسیر شباب

نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے

قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

ملیریا کی نہایت مجرب دوا ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھایئے تقسیم کر کے ثواب لیجیئے۔ دیگر مردانہ پوشیدہ امراض۔ نسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔

ہانمن ریلیف سروس نیمچ سی۔ آئی

NEEMUCH C. I

332

حبّ اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ انکے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

زد جام عشق

یہ وہ شہرۂ آفاق نسخہ ہے۔ جسے رؤساء استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتار۔ ایرانی زعفران اور سنکھیا کاتیں اور شنگرف کا کشتہ ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلےٰ ہونے کے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ ہم ہر دوست کو اس دعوے کی صداقت کو پرکھنے کی دعوت دیتے ہیں۔ کہ گولیاں قوت مخصوصہ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہیں۔

قیمت ایک روپیہ کی آٹھ گولیاں۔

طبیہ عجائب گھر قادیان

اٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہوتے اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی دیکھنے نہیں پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ اس دکھ سے بچنے کا روحانی علاج دعا ہے اور جسمانی علاج ہمدرد دنسواں جو نوے فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کیساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے۔ آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سُرمہ بےنظیر

یہ سرمہ جسکا اشتہار آپ کے سامنے ہے آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر اور کوئی سرمہ نہ آجتک ایجاد ہوا۔ اور نہ ہوگا ایک بار ضرور آزمائیں۔ پھر آپ کسی اور سرمہ کے خریدار نہ ہونگے۔

قیمت فی تولہ دو روپے

پتہ۔ ویدک یونانی دواخانہ قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سبارڈینیٹ سروس کمیشن

والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور چھاؤنی میں ایس۔ ایم گروپ سٹوڈنٹس کے طور پر ٹریننگ کے لئے بغرض داخلہ امیدواران کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں کل ۱۰۵ عارضی اسامیاں ہیں جن میں ۲۷ مسلمانوں کے لئے اور دس سکھوں ہندوستانی عیسائیوں اور پارسیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ہونی چاہئیں درخواستیں موصول ہونیکی آخری تاریخ $\frac{۸}{۴۳}$ ۸ ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول ہونی چاہئیں۔

تنخواہ:۔ ۱۸ روپے ماہوار۔ ٹریننگ کی حالت میں اور کامیاب ہونے پر سروس میں لئے جانیکی صورت میں ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ روپے ہے۔ گرانی الاؤنس و دیگر الاؤنسز جو قواعد کے ماتحت دئے جاسکتے ہیں۔

اوصاف: کسی منظور شدہ یونیورسٹی کا سیکنڈ ڈویژن میٹرک۔ جونیئر کیمبرج یا اس کے مترادف امتحان۔ وہ امیدوار بھی زیر غور لائے جاسکتے ہیں جو یہ ثابت کر سکیں کہ وہ صرف چند نمبروں کی کمی کی وجہ سے سیکنڈ ڈویژن حاصل نہ کر سکے۔ عمر ۱۸ سے ۲۵ سال کے درمیان۔ پوری تفصیلات چیئرمین کے نام ایک لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو۔ اور اپنا پتہ لکھا ہو۔ آنے پر مہیا کی جاسکتی ہیں۔

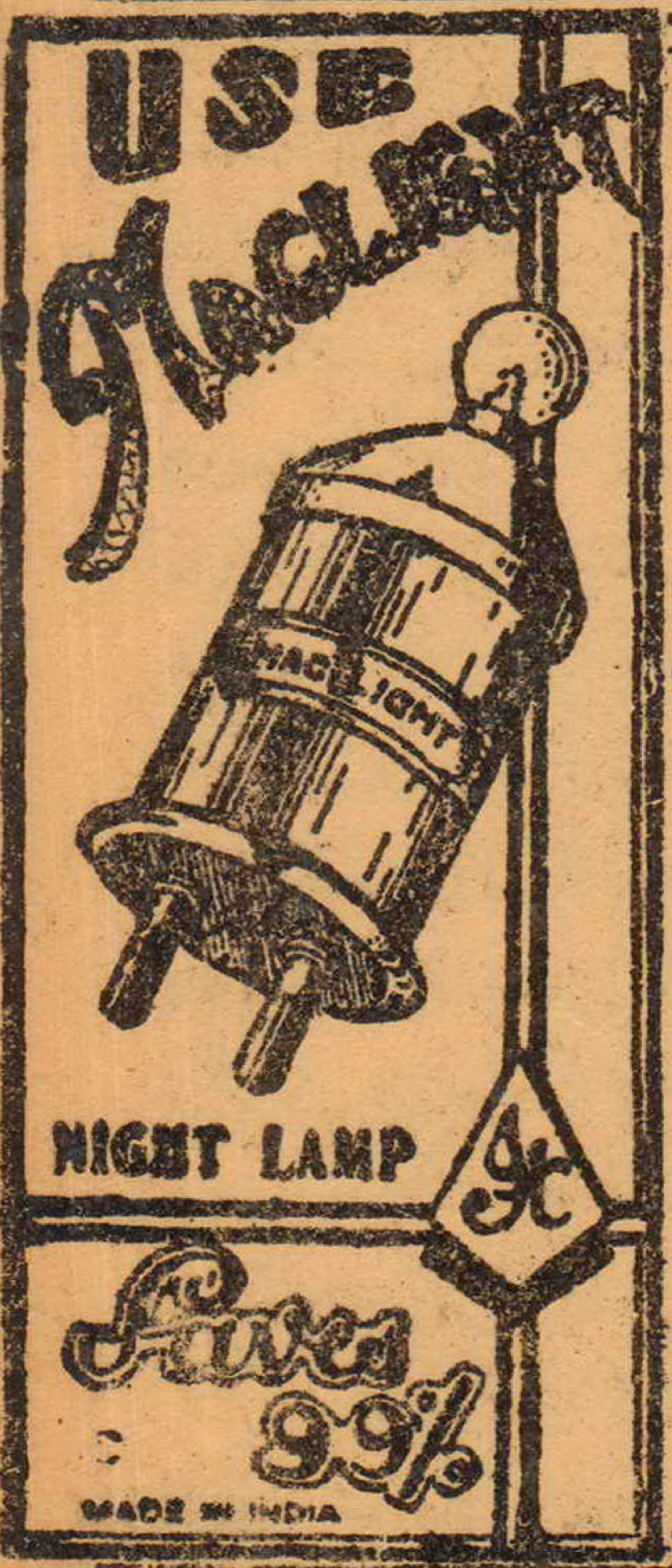

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی روپے بچت کرتا۔ ہر جگہ بکتا ہے۔ سپلائرز میک ورکس قادیان پنجاب

B.104

دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان
کی دوا

”اکسیر بخار“

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملیریا اور دوسرے بخاروں کو دور کرنیمیں بہت کامیاب ثابت ہوئی ہے

قیمت نصف صد قرص عہ۔ یکصد قرص کی قیمت ۱۲؍ عہ

علاوہ محصولڈاک

وی پی وصول فرماکر ”الفضل“ سے تعاون کا ثبوت دیں!

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۶ر دسمبر۔ انڈیا کمان کا مشترکہ جنگی اعلان مظہر ہے کہ کل بعد دوپہر جاپانی بمباروں اور لڑاکے ہوائی جہازوں کے ایک گروہ نے چٹاگانگ کے رقبہ پر مختصر سا حملہ کیا۔ رائل ائیر فورس کے لڑاکے ہوائی جہازوں نے انہیں روکا۔ جاپانی ہوائی جہازوں کے اکثر بم پانی میں گرے۔ اور انہیں بھگا دیا گیا۔ ایک ہوائی جہاز کو نیچے گرا لیا گیا۔ جو نیچے گرتے ہی جل گیا۔ دوسرے کو نقصان پہنچایا گیا۔ صرف معمولی نقصان ہوا ہے۔ ہلاک شدگان اور مجروحین کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ برطانی ہوائی جہازوں نے وسطی برما میں کاتھا کے نزدیک ایک ریلوے سٹیشن پر حملہ کیا۔ لائنوں اور سٹیشنوں کی عمارات پر بم گرائے گئے۔ ریلوے انجنوں پر کم بلندی سے حملہ کیا گیا کافی نقصان ہوا۔

قاہرہ ۶ر دسمبر۔ مشرق وسطی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے ایک مشترکہ جنگی اعلان کیا گیا ہے کہ تریپولی اور ٹیونس پر زبردست ہوائی حملے کئے گئے۔ طبوربا کے علاقہ میں زبردست جنگ لڑی جا رہی ہے، ٹینکوں اور بمباروں کی حمایت سے دشمن کے پیادہ دستے حملے کر رہے ہیں۔ طبوربا کے قریب ٹیلوں پر اتحادی فوجوں کو دوبارہ منظم کیا گیا ہے۔ دشمن کے چند مشینی اور پیادہ دستے طبوربا شہر میں داخل ہوگئے ہیں۔ جدیدہ پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آیا جرمنوں نے طبوربا پر مکمل قبضہ کر لیا ہے یا نہیں طبوربا کے علاقہ میں جرمن ٹینک دستوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ امریکن اور فرانسیسی سپاہیوں نے ٹیونیشیا میں براہ راست حملہ کر کے ایک شہر پر قبضہ کر لیا ٭

ماسکو ۶ر دسمبر۔ روس کے ضمنی اعلان میں کہا گیا ہے کہ روسی سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں اب بھی پیشقدمی کر رہے ہیں۔ مرکزی محاذ پر بھی انکی پیشقدمی جاری ہے۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں ۲ قلعہ بند مقامات واپس لے لئے گئے ہیں۔ اس رقبہ میں جرمنوں کے تمام جوابی حملے پسپا کر دئے گئے۔ ویلکی لوکی کے رقبہ میں ایک روسی دستہ نے جرمنوں کے تین مضبوط مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ تواپسی کے شمال مغرب میں روسی فوج کا ایک دستہ جرمن مورچوں میں گھس گیا۔ اور اس نے انیس قلعے قبضہ میں لے لئے۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں ایکدن کی جنگ میں ۲ ہزار جرمن ہلاک ہوئے۔ سٹالن گراڈ کے کارخانوں کے رقبہ میں روسی توپخانہ نے اٹھارہ قلعوں اور مضبوط مورچوں کو تباہ کر دیا ٭

ماسکو ۶ر دسمبر۔ ریوٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ جب سے روسیوں نے حملے شروع کئے ہیں۔ پہلی مرتبہ اس بات کے آثار مل رہے ہیں۔ کہ جرمنوں نے جنوب مغربی محاذ پر منظم جوابی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ جرمن روستوف سے شمالی ریلوے لائن کے ذریعے جنوبی علاقہ میں کمک بھیج رہے ہیں۔ تازہ دم جرمن فوجوں نے سٹالن گراڈ کے جنوب مغرب میں روسیوں کی اگلی چوکیوں پر زبردست جوابی حملے شروع کر دئے ہیں۔ روس کے تمام محاذ پر زبردست مسلسل لڑائی جاری ہے تواپسی کی بستیوں میں جرمن اور روسی فوجوں کے چھوٹے چھوٹے دستوں میں لڑائی ہو رہی ہے ٭

لنڈن ۶ر دسمبر۔ مراکو ریڈیو کا بیان ہے کہ اطالوی سینٹ کے ممبران نے شاہ اٹلی سے درخواست کی ہے کہ صلح کیلئے اٹلی میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کو روکنے کا انتظام کیا جائے ٭

ماسکو ۶ر دسمبر۔ سٹاک ہالم سے آمدہ اطلاع کے مطابق ڈنمارک میں مقیم جرمن فوجوں کے کمانڈر نے ڈنمارک کی فوج توڑ دینے کا اعلان کیا ہے۔ جرمن ڈنمارک کی فوج کے ہتھیار چھین رہے ہیں ٭

برلن ۶ر دسمبر۔ بلغاریہ کے صدر مقام صوفیہ میں آج صبح مارشل لاء کا اعلان کیا گیا ہے۔ شہر کے باشندوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ تمام کاروبار روک دیا جائے۔ پولیس وسیع پیمانہ پر مشتبہ اشخاص کی تلاش کر رہی ہے۔ اس حکم کے مطابق تمام دفتر بند کر دیئے گئے اور تمام ٹریفک اور ٹیلیفون کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ پولیس صوفیہ میں ہی گرفتاریاں کر رہی ہے یا ملک کے دوسرے حصوں میں بھی۔ آدھی رات کے وقت مارشل لاء ہٹا لیا گیا۔ بلغاریہ کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق پولیس نے تقریباً ۵۰۰ کمیونسٹوں کو گرفتار کیا۔ جن میں کچھ یہودی اور دوسرے مخالف عناصر بھی ہیں۔ جب پولیس نے ایک کمیونسٹ کو گرفتار کرنے کی کوشش کی تو اسنے گولی چلا دی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک کمیونسٹ ہوائی چھتری سے نیچے اترا تھا۔ اسے سر پر شدید زخم آیا ٭

واشنگٹن ۶ر دسمبر۔ امریکہ کے محکمہ جنگی اطلاعات نے ایک سرکاری رپورٹ شائع کی جسمیں بتایا گیا ہے کہ ۱۹۴۲ء میں امریکہ میں تقریباً ۴۹ ہزار ہوائی جہاز۔ ۲۳ ہزار ٹینک۔ ۱۰ ہزار طیارہ شکن توپیں اور ۸۲ لاکھ ٹن تجارتی جہاز تیار ہو چکے ہونگے۔ گولہ بارود اور عام جنگی پیداوار پر ۴۷ ارب ڈالر خرچ ہو چکے ہونگے۔ کئی تیاریوں میں امریکہ معیار سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اس وقت ایک کروڑ ۷۵ لاکھ امریکی جنگی کارخانوں میں کام کر رہے ہیں ٭

نئی دہلی ۶ر دسمبر۔ حکومت نے عوام کو پھر یاد دلایا ہے کہ جارج پنجم اور جارج ششم کے چاندی کے روپے یکم مئی ۱۹۴۲ء سے قانونی سکے نہیں رہیں گے۔ مگر وہ اکتوبر ۱۹۴۳ء تک ریلوے سٹیشنوں خزانوں اور ڈاکخانوں میں لئے جائیں گے ٭

لنڈن ۶ر دسمبر۔ آج چند ایک جرمن طیاروں نے انگلستان کے جنوب مشرقی حصے پر بم برسائے تیسرے پہر برطانی طیاروں کا ایک بڑا قافلہ شمالی فرانس کی طرف جاتا دیکھا گیا۔

لاہور ۶ر دسمبر۔ وزیر اعظم پنجاب فرقہ وار اتحاد کے پیش نظر شہری ہندوؤں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ایک اور سکیم پر غور کر رہے ہیں۔ اس سکیم کی رو سے سر منوہر لال وزیر مال خانجات کو پبلک سروس کمیشن میں بھیج دیا جائیگا۔ اور ان کی جگہ کسی ہندو ایم ایل اے کو وزیر بنایا جائیگا ابھی تک سرکاری طور پر اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

کراچی ۶ر دسمبر۔ ٹانڈو لاہر میں ایک کاٹن فیکٹری کو آگ لگ گئی۔ آگ اتنی شدید تھی۔ کہ اس پر قابو مشکل تھا۔ چنانچہ حیدرآباد (سندھ) سے آگ بجھانے والے انجن طلب کئے گئے۔ جنہوں نے بڑی کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ روپیہ کے قریب ہے

کانپور ۶ر دسمبر۔ بائیس ۲۲ صوبوں کی ہندو سبھاؤں میں سے انیس ۱۹ نے صدارت کیلئے ویر ساورکر کے حق میں رائے دی ہے۔ ۲ صوبوں کی سبھاؤں نے سفارش

جماعت احمدیہ کی ایک اہم ضرورت!

جماعت کو ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جسکے ذریعہ

۱۔ ہر مذہب اور طبقہ کے لوگوں کو مؤثر تبلیغ کی جا سکے۔ اور
۲۔ مستورات اور بچوں کی تعلیم و تربیت کا فرض سرانجام دیا جا سکے۔ اور
۳۔ نوجوانوں کی اصلاح تربیت اخلاق میں نہایت مؤثر ثابت ہو سکے۔

سو الحمد للہ اس سال کی نئی مفید ترین کتاب موسوم بہ

چشمۂ ہدایت

کے ذریعہ غرض پوری کر دی گئی ہے

یہ کتاب مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارادہ کی تکمیل میں لکھی ہے کہ "میں چاہتا ہوں کہ ایک کتاب تعلیم لکھوں اس کتاب کے تین حصے ہونگے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں اور دوسرے یہ کہ اپنے نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں اور تیسرے یہ کہ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں (ملفوظات ص ۳) اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی کتب کا ایک شاندار انتخاب ہے، احباب جماعت کی معاونت سے نصف کتاب یعنی ص ۱۲۸ تک چھپ چکی ہے اور نصف کیلئے قریباً تین صد ۳۰۰ روپیہ کی فوری ضرورت ہے، مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام اور مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین اگر توجہ فرمائیں تو یہ رقم جلد از جلد مہیا ہو سکتی ہے۔ کاغذ چونکہ دن بدن گراں ہو رہا ہے اسلئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے، جو دوست ایکروپیہ پیشگی کتاب کی قیمت روانہ فرمائیں گے ان کے اسماء بھی کتاب میں بطور دعا اور یادگار معاونین کی لسٹ میں شائع کئے جائیں گے۔ اور جلسہ پر کتاب بھی ان کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔ روپیہ چندہ کے ہمراہ بھیجدیں۔ مگر اپنے اسماء گرامی سے ۱۵ر دسمبر تک مطلع فرمائیں۔ کتاب کے ۵۲۵ نسخے بک ہو چکے ہیں اور ۴۷۵ باقی ہیں ٭

خاکسار: عبدالرحمن مبشر دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر